2458 ـ منی اور مذی میں فرق

سوال

بعض اوقات جب میں صبح نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو اپنے زیرجامہ لباس گیلا محسوس کرتا ہو، گزارش ہے کہ آپ اس معاملہ کو نہ دیکھیں کہ یہ دوران نیند احتلام ہے، یا پھر غیر ارادی طور پر رات کو نیند میں پیشاب نکل گیا ہوگا.
کیونکہ مذی یا لیس دار مادہ عام طور پردوسرے دن نیند سے بیدار ہونے پر نکلتا ہے، اور اکثر طور پر اس وجہ سے میں اپنا زیرجامہ لباس اور سلوار دھوتا ہوں، میں نے ایك کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر یہ مادہ منی کے جرثوموں پر مشتمل نہ ہو بلکہ صرف مذی ہو تو پھر غسل کرنا واجب نہیں، بلکہ صرف نماز والا وضوء کرنا ہی کافی ہے.
اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے تو ہمیں لباس کا کیا کرنا ہوگا ؟
میں نے محسوس کیا ہے کہ مذی ان حالات میں بھی خارج ہوتی رہتی ہے جن میں خارج ہونے کے عوامل نہیں ہوتے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پہلا فرق:

منی اور مذی کی صفات میں فرق:

مرد کا مادہ منویہ گاڑھا اور سفید ہوتا ہے، لیکن عورت کی منی پتلی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے.

اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی عورت کا خواب میں دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب عورت ایسا خواب میں دیکھے تو وہ غسل کرے "

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: ـ مجھے اس سے شرم آ گئی ـ اور میں نے عرض کیا کیا ایسا ہوتا ہے ؟

تو رسو ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو پھر مشابہت کس طرح ہوتی ہے ؟ بلا شبہ مرد کا مادہ گاڑھا اور سفید، اور عورت کا مادہ پتلا اور زرد ہوتا ہے، دونوں میں سے جو بھی اوپر ہو جائے، یا سبقت لے جائے اس کی مشابہت ہو جاتی ہے "

متفق علیہ، صحیح مسلم حدیث نمبر (469).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

" مرد کا مادہ منویہ گاڑھا سفید ہوتا ہے، اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے "

یہ منی کی صفت کے بیان میں عظیم دلیل ہے، تندرستی اور عام حالات میں منی کی حالت اور صفت یہی ہے.

علماء کرام کا کہنا ہے: تندرستی اور صحت کی حالت میں مرد کی منی گاڑھی سفید ہوتی ہے اور اچھل اچھل کر خارج ہوتی ہے، اور اس کے خارج ہوتے وقت لذت آتی ہے، اور جب منی خارج ہو چکے تو خارج ہونے کے بعد فتور اور ٹھراؤ پیدا ہوتا اور اس کی بو تقریبا کھجور کے شگوفہ اور گوندھے ہوئے آٹے کی بو کی طرح ہوتی ہے...

(بعض اوقات کسی سبب کے باعث منی کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے مثلا) بیمار ہو تو اس کی پانی پتلی زرد ہو گی، یا پھر منی والی جگہ میں استرخاء(یعنی ڈھیلا پن) پیدا ہو جائے تو بغیر لذت اور شہوت ہی خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے، یا پھر جماع کثرت سے کیا جائے تو منی سرخ ہو کر گوشت کے پانی کی طرح ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات تو تازہ خون ہی خارج ہوتا ہے...

پھر منی کے تین خواص ہیں جو منی باالعتماد شمار ہوتے ہیں:

پہلا خاصہ: شہوت سے خارج ہونا، اور بعد میں فتور پیدا ہو جانا.

دوسرا خاصہ: اس کی بو کھجور کے شگوفہ کی طرح ہوتی ہے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے.

تیسرا خاصہ: اچھل کر خارج ہونا.

ان تین خواص میں سے کسی ایک خاصہ کا پایا جانا منی ہونے کے لیے کافی ہے، تینوں کا بیك وقت پایا جانا شرط نہیں، اور اگر ان تینوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر وہ منی نہیں ہو گی، اور ظن غالب کا ہونا بھی منی کے ثبوت کے لیے کافی نہیں، یہ سب تو مرد کی منی کے متعلقہ ہے.

رہا عورت کی منی کا مسئلہ تو وہ پتلی زرد ہوتی ہے، اور بعض اوقات اس کی قوت و طاقت بڑھ جانے کی بنا پر سفید

بھی ہو جاتی ہے، اس کے دو خاصے ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی ہو تو وہ منی شمار ہو گی:

پہلا: اس کی بو مرد کی منی جیسی ہو.

دوسرا: خارج ہوتے وقت لذت آئے، اور بعد میں فتور پیدا ہو. اھـ

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 222).

اور مذی سفید رنگ کا لیس دار پانی ہوتا ہے، جو جماع کی سوچ یا اردہ کے وقت خارج ہوتا ہے، اس کے خارج ہونے میں نہ تو شہوت ہوتی ہے، اور نہ ہی اچھل کر خارج ہوتا ہے، اور نہ ہی نکلنے کے بعد فتور پیدا ہوتا ہے، یعنی جسم ڈھیلا نہیں پڑتا.

اور مرد و عورت دونوں سے ہی مذی خارج ہوتی ہے، لیکن مردوں کی بنسبت عورتوں میں زیادہ ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 213).

دوسرا فرق:

اگر یہ خارج ہو تو اس پر کیا حکم لاگو ہوتا ہے:

منی خارج ہونے سے غسل جنابت فرض ہوتا ہے، چاہے یہ بیداری کی حالت میں جماع کرنے سے خارج ہو یا پھر کسی اور طریقہ سے، یا پھر نیند میں احتلام کے ساتھ خارج ہو.

اور مذی خارج ہونے سے صرف وضوء ہی کرنا ہو گا، اس کی دلیل علی رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

" مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی چنانچہ میں نے مقداد رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا کہ وہ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں، انہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس میں وضوء ہے "

متفق علیہ، یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی مغنی میں کہتے ہیں:

ابن منذر کا کہنا ہے: اہل علم کا اجماع ہے کہ مرد و عورت کی دبر سے پاخانہ اور عضو تناسل اور قبل سے پیشاب خارج ہونے، اور دونوں کی مذی یا ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 168).

تیسرا فرق:

ان کی طہارت اور نجاست کے اعتبار سے فرق:

علماء کرام کے راجح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی دھو کر اسی لباس میں نماز ادا کرنے چلے جاتے، اور مجھے اس میں دھونے کے آثار نظر آ رہے ہوتے تھے "

متفق علیہ.

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے:

" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس سے منی کھرچ دیا کرتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز ادا کرتے تھے "

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" میں اپنے ناخن کے ساتھ ان کے لباس سے خشك منی کو کھرچ دیا کرتی تھی "

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ تازہ منی کو بھی نہیں دھوتے تھے بلکہ اسے کسی لکڑی وغیرہ کے ساتھ پونچھ دیتے، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد (6 / 243) میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں سے اذخر کے تنکوں کے ساتھ منی کو پونچھ دیا کرتے تھے، اور پھر اسی لباس میں نماز ادا کرتے، اور اپنے کپڑوں سے خشك منی کو کھرچ کے نماز ادا کرتے تھے "

اسے صحیح ابن خزیمہ میں روایت کیا گیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (1 / 197) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور مذی نجس ہے، اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث ہے، جس کے بعض طرق میں بیان ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذی کی بنا پر عضو تناسل اور خصیتین کو دھو کر وضوء کرنے کا حکم دیا.

اسے ابو عوانہ نے مسخرج ابو عوانہ میں روایت کیا ہے، اور ابن حجر التلخیص میں کہتے ہیں:

اس سند میں کوئی طعن نہیں، چنانچہ یہ نجس ہے، اس کی بنا پر عضو تناسل اور خصیتین دھونا واجب ہیں، اور اس کی بنا پر وضوء ٹوٹ جاتا ہے.

منی اور مذی لگے ہوئے لباس کا حکم:

منی کے طاہر ہونے کے قول کے مطابق اگر منی کپڑے کو لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا، اور اگر اس طرح انسان نماز ادا کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 763).

اور اگر ہم اسے طاہر کہیں تو اس کا کھرچنا مستحب ہے، اور اگر کسی نے بغیر کھرچے نماز ادا کر لی تو بھی کافی ہے.

لیکن مذی میں پانی چھڑکنا کافی ہے، کیونکہ اس میں مشقت ہے، اس کی دلیل سنن ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھے بہت زیادہ مذی آتی اور میں کثرت سے غسل کیا کرتا تھا، چنانچہ میں نے اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آپ کو اس سے وضوء کرنا کافی ہے "

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لباس میں جہاں لگی ہوئی ہو اسے کیا کروں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ چلو بھر پانی لے کر جہاں لگی ہو اس پر چھڑك دو "

اور اسے امام ترمذی رحمہ اللہ اسے روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور مذی میں اس طرح کی حدیث محمد بن اسحاق کے علاوہ ہمیں کسی اور سے اس کا علم نہیں. اھ

تحفۃ الاحوذی میں ہے:

اس سے یہ ستدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو اس پر پانی چھڑکنا کافی ہے، اور دھونا واجب نہیں.

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (1 / 373).

واللہ اعلم .